۳۔ آمریت کسے کہتے ہیں اور آمریت کی خصوصیات تفصیل سے لکھیں؟

۴۔ اِسلام کے سیاسی نظام پر نوٹ لکھیں اور اِس کی خصوصیات پر بحث کیجیے؟

۵۔ طرزہائے حکومت کی مختلف بنیادیں کیا ہیں تفصیل سے جواب دیں۔

عملی سرگرمیاں:

سرگرمی نمبر۱: کلاس میں مختلف طرزہائے حکومت میں شہریوں کے کردار پر مباحثہ کیا جائے۔

سرگرمی نمبر۲: جمہوریت کے موضوع پر کلاس میں تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

NOT FOR SALE

باب ۳

حقوق

(Human Rights)

تدریسی مقاصد:

اِس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ اِنسانی حقوق کی تعریف کر سکیں۔

۲۔ اِنسانی حقوق کے تصور (اِسلام کے خصوصی حوالے سے بھی) کے اِرتقاء کو معلوم کر سکیں۔

۳۔ اِعلامیہ اور کنونشن میں فرق کر سکیں۔

۴۔ اِس حقیقت کو سمجھ کر تشریح کر سکیں کہ اِنسانی حقوق ناقابلِ تقسیم، باہمی طور پر منحصر اور متعلقہ ہیں۔

۵۔ آئینی حقوق کی سیاسی، اِقتصادی، شخصی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق میں درجہ بندی کر سکیں۔

۶۔ اُس حد کا جائزہ لے سکیں جس حد تک پاکستانی شہریوں کے حقوق یقینی بنائے گئے ہیں۔

۷۔ اِسلام میں دیئے گئے دستوری اِنسانی حقوق و فرائض کا اِنسانی حقوق کے عالمی منشور میں دیئے گئے حقوق و فرائض کے ساتھ موازنہ کر سکیں۔

NOT FOR SALE

حقوق کی تعریف (Human Rights)

جب کسی فرد کے کسی کام کے کرنے یا کسی چیز کے رکھنے کی طاقت یا صلاحیت کا دعویٰ دوسرے لوگ تسلیم کریں تو اِسے حق کہا جاتا ہے۔ جدید نظریات کی روشنی میں یہ کسی فرد کے کسی کام کے کرنے کی طاقت یا کسی چیز کے رکھنے کا دعویٰ ہے جسے ریاست تسلیم کرتی ہے، اِس کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے بعد فرائض آتے ہیں۔ حقوق کی تعریف کچھ اِس طرح ہے:

چیمبر ڈکشنری کے مطابق ''حق کسی کام کے کرنے کا اختیار ہے اگر اخلاقیات اور قانون کے مطابق ایسا کرنا آپ کے لئے موزوں ہے''۔

اِنسانی حقوق کی تاریخ

اِنسانی حقوق کی تاریخ ایک ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے۔ تاریخ میں وقتاً فوقتاً اِنسانی حقوق قوانین، رسوم اور مذاہب کی شکل میں سامنے آئے ہیں۔

یونان کے فلسفیوں نے اِنسانی حقوق کا تصور واضح انداز میں پیش کیا۔ فطری حقوق کا تصور پیش کیا گیا جو فطری قانون کی پیداوار تھے۔ یونانی فلسفیوں یعنی سقراط اور افلاطون کے مطابق قانونِ فطرت وہ قانون ہے جو کائنات کے فطری تسلسل کو ظاہر کرتا ہے خصوصاً دیوتاؤں کی مرضی جو فطرت کو کنٹرول کررہے ہیں۔

قدیم روم میں بھی فطری حقوق کا تصور موجود تھا جس کے مطابق فطری حقوق کا تعلق ہر فرد سے ہے خواہ وہ روم کا باشندہ ہو یا نہ ہو۔ تاہم اُس تصور اور آج کے اِنسانی حقوق میں ایک واضح فرق بھی پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قدیم تصور میں انسان انسان کو غلام بنا سکتا تھا لیکن آج ایسا کرنا اِنسانی حقوق کی شدید خلاف ورزی ہے۔

قرونِ وسطیٰ یعنی 500 تا 1500ء کے زمانے میں چرچ کا اثر ورسوخ ذرا کم ہوا اور فرد پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اِس طرح انسانی اظہار کے راستے کھل گئے۔

NOT FOR SALE

اِنسانی حقوق کا عملی اعلان اور مظاہرہ ساتویں صدی عیسوی میں اِسلام نے کیا۔ حضور ﷺ نے انسانی حقوق کا منشور پیش کیا اور خلفائے راشدین نے انہیں عملی جامہ پہنایا۔

برطانیہ میں بادشاہ (جان) اور عوام کے درمیان اِنسانی حقوق کے حوالے سے 1215ء میں معاہدہ ہوا جسے مگنا کارٹا کہا جاتا ہے۔ اِس میں لوگوں کے کئی حقوق تسلیم کئے گئے۔

امریکی اور فرانسیسی اِنقلاب کے بعد خصوصاً پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کے بعد دُنیا کی اکثر ریاستوں نے اپنے دساتیر میں اِنسانی حقوق کی فہرست پیش کی اور عوامی حقوق کا آئینی تحفظ کیا گیا۔

مجموعی طور پر درج ذیل اقدامات کو اِنسانی حقوق کی تاریخ میں خصوصی اہمیت حاصل ہے:

الف۔ حضور ﷺ کا خطبہ الوداع

ب۔ برطانوی مگنا کارٹا۔1215ء

ج۔ اِنسانی حقوق کا فرانسیسی اِعلامیہ۔1789ء

د۔ اِنسانی حقوق کا امریکی بل۔1789ء

ف۔ جنیوا کنونشن۔1864ء

ق۔ اقوام متحدہ کے حقوق کا عالمی منشور

حقوق کی اقسام (Classification of Rights)

۱۔ شخصی حقوق Civil Rights

یہ وہ حقوق ہیں جو افراد کی شخصیت اور ذات سے متعلقہ ہوتے ہیں جو ریاست کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور اِن کا تحفظ سرکاری اور نجی قانون کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ اِس کی مزید اقسام درج ذیل ہیں:

(i) زندہ رہنے کا حق (Right to Life)

یہ سب سے اہم اور بنیادی اِنسانی حق ہے۔ زندگی کے بغیر افراد، معاشروں اور ریاستوں کا تصور بھی ناممکن

NOT FOR SALE

ہے۔ اگر ریاست اِس کا تحفظ نہ کرے تو پھر یہ کچھ بھی نہیں۔ کسی فرد کو قانونی جواز کے بغیر گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ افراد کو اپنی زندگی کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

(ii) آزادی اور حرکت کا حق (Liberty and Movement)

ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزاد رہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کر سکے۔ افراد کی حرکت اُس وقت تک نہیں روکی جاسکتی جب تک عدالتوں کے سامنے اُن کا جرم یا قانون کی خلاف ورزی ثابت نہ ہو۔ کسی کو بلا قانونی جواز کے زیرِ حراست نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ حق بھی مشروط ہے کیونکہ قومی بحرانوں کے دوران اِس حق سے اِنکار کیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی مفادات کے خلاف یا ریاست کی سالمیت کے خلاف اِس حق کو اِستعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(iii) تعلیم کا حق (Right to Education)

تمام شہریوں کو اُن کی ذہنی اِستعداد اور صلاحیتوں کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔ بنیادی تعلیم اب لازمی ہے اور اسے حکومت مفت فراہم کرتی ہے۔ کسی بھی شہری کو رنگ، نسل، جنس، مذہب، زبان اور دوسری امتیازات کی بنیاد پر تعلیم کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ تعلیم کے بغیر کسی بھی فرد کی ذہنی و شخصی نشوونما ناممکن ہے اور اِس طرح شہری قومی فرائض کی ادائیگی سے محروم رہیں گے۔

(iv) مذہب اور عقیدے کا حق (Right of Religion and Creed)

ہر شہری کو مذہبی آزادی اور عقیدے کا حق حاصل ہے۔ ریاست کسی بھی شہری کو کسی خاص مذہب یا عقیدے کو اِختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ شہریوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ، مذہبی تعلیمی اِداروں کے قیام، مذہبی تنظیم سازی اور عبادت خانوں کے قیام اور ترقی کا حق حاصل ہے۔ یہ حق کسی دوسرے مذہب یا عقیدے کے خلاف اِستعمال کرنا جرم ہے۔

(v) شہرت کا حق (Right of Fame)

افراد کا بنیادی حق ہے کہ وہ جائز طریقوں اور ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے لئے معاشرے میں باعزت مقام حاصل کریں۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں

NOT FOR SALE

کہ دوسرے فرد کی عزت و شہرت کو داغدار بنائے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے قانون کے مطابق سزا دی جا سکتی ہے۔ ریاست ہر شخص کی عظمت، عزت اور شہرت کی محافظ ہے۔

(vi) تنظیم سازی کا حق (Right of Association)

اِنسانیت کی فلاح کیلئے کوئی فرد یا افراد مل کر تنظیم سازی کر سکتے ہیں۔ یہ تنظیم سماجی، اِقتصادی، سیاسی یا مذہبی نوعیت کی ہو سکتی ہے۔ حکومت قانون کے مطابق اِن اِنسانی اِداروں کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ صحت مند اِنسانی تنظیموں اور اِداروں کا تحفظ کیا جائے گا لیکن یہ تنظیمیں اور اِدارے بدامنی نہ پھیلائیں۔

(vii) خاندانی زندگی کا حق (Family Life)

خاندان سماجی زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ حکومت خاندانی زندگی سے متعلق کئی ضمنی حقوق فراہم کرتی ہے۔ مثلاً شادی، طلاق، وراثت اور خلوت (Privacy) کے حقوق۔ خاندان ایک مستحکم معاشرے کے قیام کے لیے افراد کی تربیت کرتا ہے۔

۲۔ اِقتصادی یا معاشی حقوق (Economic Rights)

یہ وہ حقوق ہیں جن کا تعلق افراد کی معاشی زندگی سے ہے اور اِس کی اقسام درج ذیل ہیں:

(i) ملکیت کا حق (Right to Property)

دُنیا کے اکثر ممالک اپنے شہریوں کو نجی ملکیت کا حق دیتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ افراد کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ زمین، دُکان، صنعت اور پیداوار کے دوسرے ذرائع سے جائز آمدنی حاصل کریں۔ ہر فرد کو حق حاصل ہے کہ وہ منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد رکھے، فروخت کرے یا تبدیل کرے۔

دُنیا میں اِشتراکی نظریات رکھنے والے ممالک اِس حق کے خلاف ہیں کیونکہ یہ حق اِستحصال کا ذریعہ ہے اور ایک اِنسان دوسرے کا دُشمن اِنہی وسائل کی وجہ سے بنتا ہے۔ سرمایہ دارانہ ریاستیں اِس حق کو صحت مند مقابلے اور ترقی کی ترغیب کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ اِسلام اِس حوالے سے ایک معتدل تصور پیش کرتا ہے۔

NOT FOR SALE

(ii) کام اور پیشے کا حق (Right to Work and Profession)

ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق جو بھی کام اور جو بھی پیشہ چاہے اختیار کرسکتا ہے۔
کام کرنے کا حق اِس حوالے سے اہم ہے کیونکہ یہ آمدنی کا ذریعہ ہے اور آمدنی زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہے۔
ملازمت اور کام کرنے کے مواقع تمام شہریوں کو بلا اِمتیاز فراہم کرنا ریاست کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔
اِس طرح افراد اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرسکیں یا پیشہ اختیار کرسکیں۔

(iii) معاہدے کا حق (Right to Contract)

دنیا کی تقریباً ہر مہذب ریاست اپنے شہریوں کو باہمی معاہدات کا حق دیتے ہیں اس حق کے تحت افراد آپس میں اِقتصادی، تجارتی اور صنعتی معاہدات وغیرہ کرسکتے ہیں۔

(iv) اِقتصادی تنظیم سازی (Right of Union)

تمام شہری اپنے اِقتصادی مفادات کے تحفظ کیلئے آپس میں اِتحاد کرسکتے ہیں اور اپنے اقتصادی اجتماعی مفادات کے حصول اور تحفظ کیلئے تنظیم سازی کرسکتے ہیں۔ مثلاً ٹریڈ یونین، لیبر یونین، ڈاکٹر ایسوسی ایشن اور ٹیچر یونین وغیرہ۔

۳۔ سیاسی حقوق (Political Rights)

یہ وہ حقوق ہیں جو حاکم اور محکوم کے باہمی تعلق اور افراد کے سیاسی اُمور میں شرکت کی وضاحت کرتے ہیں۔
اس کی درجہ بندی کچھ اس طرح کی جاسکتی ہے:

(i) ووٹ کا حق (Right to Vote)

جدید ریاستوں میں ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی پسندیدہ سیاسی جماعت یا اُمیدوار کے حق میں ووٹ کا استعمال کرسکتا ہے۔ دنیا میں مروجہ طریقہ یہ ہے کہ ہر بالغ شہری کو یہ حق دیا جاتا ہے۔ ووٹ قومی امانت ہے اور یہی امانت ملک کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرتی ہے۔

NOT FOR SALE

(ii) اِنتخابات میں حصہ لینے کا حق (Right to Contest Elections)

ہر ووٹر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اِنتخابات میں بطورِ اُمیدوار حصہ لے لیکن اُس شہری کیلئے اپنے ملک کے دستور کے مطابق تمام بنیادی شرائط پوری کرنا لازمی ہے۔

(iii) سرکاری عہدے کا حق (Right to Public Office)

اگر کوئی شہری قانون کے مطابق شرائط اور تعلیمی قابلیت پر پورا اُترتا ہو تو اُسے کسی بھی سرکاری عہدے تک رسائی کا حق حاصل ہے۔ اِس حوالے سے تمام شہریوں کو بلا اِمتیاز مواقع حاصل ہیں۔ ریاست کا سب سے غریب ترین شہری کسی محکمے کے اِنتہائی عہدے تک پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ وہ مطلوبہ شرائط پر پورا اُترتا ہو۔

(iv) آزادی اظہار رائے (Right to Speech / Demonstration)

جمہوری ممالک میں افراد کو یہ حق حاصل ہے کہ تقریروں، جلسوں، جلوسوں، مظاہروں اور اخباری بیانات وغیرہ کے ذریعے حکومت کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی یا تنقید کرے۔

(v) سیاسی جماعتوں کی تشکیل کا حق (Right to Make Political Parties)

دُنیا کے اکثر ممالک میں شہریوں کو بلا امتیاز یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ جس جماعت کی چاہیں رُکنیت حاصل کریں اور اگر چاہیں تو ملکی قوانین کے مطابق اپنی سیاسی جماعت بنائیں۔ سیاسی جماعتیں جمہوریت کی روح ہیں۔ دُنیا کے زیادہ تر ممالک میں جمہوری نظام رائج ہے اور جمہوریت کی کامیابی کا اِنحصار صحت مند سیاسی جماعتوں پر ہے۔ اِسلئے یہ حق اِنتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اِشتراکی اور اِشتمالی ریاستوں میں یہ حق ممنوع ہے کیونکہ وہاں صرف ایک سیاسی جماعت کی اِجارہ داری ہوتی ہے۔

اِسلام میں اِنسانی حقوق کی تاریخ

اِنسانی حقوق میں کئی اہم اور عملی اِصلاحات اِسلام کے اِبتدائی دور (610ء تا 661ء) میں ہوئیں۔ یہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کا سنہری دور تھا۔ تاریخ دان اِس بات پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ نے جہاں بھی سماجی

NOT FOR SALE

برائی دیکھی تو وہیں اِصلاحات نافذ کیں۔ مثال کے طور پر سماجی تحفظ، خاندانی زندگی، غلامی کا خاتمہ، خواتین کے حقوق اور اقلیتوں کے حقوق وغیرہ۔ اِسلام نے اِبتدائی ایّام میں اشرافیہ کی خصوصی مراعات ختم کیں اور قابلیت کے راستے کھولے آپ ﷺ نے عرب قبائل کا بچیوں کے ساتھ ہونے والے غیر اِنسانی سلوک کا سختی سے خاتمہ کیا، غریبوں کے اِستحصال کو روکا، دھوکہ پر مبنی معاہدات اور چوری کی حوصلہ شکنی کی۔ آپ ﷺ نے 622ء میں مدینہ کے مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر قبائل کے درمیان میثاقِ مدینہ کے نام سے معاہدہ کیا۔ اِس معاہدہ سے مدینہ میں لڑائیوں کا خاتمہ ہوا اور قبائل کے درمیان رواداری اور برداشت کو فروغ حاصل ہوا۔ اِس طرح اقلیتوں کے حقوق کا تصور پیش کیا گیا اور اُن کو تحفظ فراہم کیا گیا میثاقِ مدینہ کے ذریعے اہلِ مدینہ کو تحفظ فراہم کیا گیا، مذہب کی آزادی حاصل ہوئی، خواتین کو تحفظ فراہم کیا گیا اور تنازعات کے حل کے لئے عدالتی نظام رائج کیا گیا۔ آپ ﷺ نے قیدیوں کے لئے بلا اِمتیاز روٹی اور کپڑا فراہم کرنے کو یقینی بنایا۔ خواتین کے تحفظ، شادی بیاہ کے نظام، طلاق، وراثت اور مہر وغیرہ کا بہترین نظام عملی طور پر دُنیا کو دکھایا۔

اِنسانی حقوق کے حوالے سے آپ ﷺ کا خطبۂ الوداع تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ ﷺ نے آخری حج کے موقع پر جو خطبہ دیا وہ اِنسانی حقوق کا ایک عالمی منشور ہے۔ یہ صرف ایک اِعلان نہیں تھا بلکہ خلفائے راشدین کے دور میں ان حقوق کو عملی طور پر یقینی بنایا گیا۔

اِسلام میں بنیادی اِنسانی حقوق (Fundamantel Rights in Islam)

اِسلام میں حق کا مفہوم:

اِسلام ایک برحق دینِ فطرت ہے جو اِنسانی زندگی کا ہر زاویے سے اِحاطہ کرتا ہے۔ اِنسان تو کیا اِسلام نے تو جانوروں کے حقوق کی تلقین کی۔ نہ صرف تلقین کی بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔

اِسلام میں بنیادی اِنسانی حقوق کی تفصیل درج ذیل ہے:

NOT FOR SALE

۱۔ زندگی کا حق (Right to Life)

اِسلام اِنسانی زندگی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اِنسانی زندگی کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اِنسانی زندگی کے تحفظ اور وقار پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے اِنسان کے قتل کی شدید مذمت کی ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳۱ میں ارشادِ خداوندی ہے "جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلاعوض جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا سب لوگوں کو۔" اِس آیت سے دینِ اِسلام میں اِنسانی زندگی کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ سورۃ النساء میں ارشادِ خداوندی ہے: "خودکشی مت کرو اور جس نے کبھی بھی شعوری طور پر ایک مسلمان کو قتل کیا اُسے ہمیشہ دوزخ میں سزا دی جائے گی۔" قرآن مجید میں بارہا اِنسانی زندگی کی حُرمت پر بحث کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اِنسانی زندگی کی حرمت بیان کرتے ہوئے یہ حد قائم کی ہے کہ قاتل کو قتل کیا جائے۔

۲۔ اظہارِ رائے کی آزادی (Freedom of Expression)

اِنسان اپنی شخصیت کے کمالات کا مظاہرہ اپنی رائے کے ذریعے کر سکتا ہے۔ اِسلام رائے کے اِظہار پر بہت زور دیتا ہے۔ اگر اِنسان ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے بات کرے تو حق بات پر اپنی رائے کا مکمل اِظہار کر سکتا ہے اور اِسلام کا حکم تو یہ ہے کہ بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق گوئی ہے۔

خلفائے راشدین کے خطبوں سے بھی اِس بات کا اِشارہ ملتا ہے کہ اُنہوں نے تمام شہریوں کو رائے کی آزادی اور تنقید کا بھرپور حق دیا تھا یہاں تک کہ عام شہری براہ راست خلیفہ پر تنقید کر سکتا تھا۔

۳۔ مذہب کی آزادی (Freedom of Religion)

اِسلام تمام اقلیتوں کو کوئی بھی مذہب اِختیار کرنے کا حق دیتا ہے۔ اِسلام اقلیتوں کو اپنے مذاہب کے اخلاقی پہلوؤں کی تبلیغ کا حق دیتا ہے۔ اُن کو اپنے مذہبی تہواروں اور سرگرمیوں کا پورا اِختیار دیا گیا ہے اور اِسلام

NOT FOR SALE

اُنکو مذہبی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اِسلامی معاشرہ میں اقلیتوں کے باہمی تعلقات اُنکے نجی قانون کے مطابق جانچے جاتے ہیں۔ اقلیتوں کو مذہبی تعلیمی اِداروں اور عبادت خانوں کی تعمیر وترقی کا حق اور تحفظ حاصل ہے۔

۴۔ شخصی آزادی کا حق (Personal Freedom)

اِسلام ہر فرد کو شخصی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اِسلام غلامی کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ کسی بھی فرد کو اُس وقت تک گرفتار نہیں کیا جا سکتا جب تک اُسکا جرم عدالت کے سامنے ثابت نہ ہو لیکن ملزم کو اپنی صفائی کا مکمل اِختیار حاصل ہوگا۔

۵۔ مساوات (Equality)

اِسلام کی نظر میں تمام اِنسان مساوی ہیں۔ اُن کے حقوق اور فرائض یکساں ہیں اور کسی کو رنگ نسل اور زبان وغیرہ کی بنیاد پر کوئی اِمتیازی حیثیت حاصل نہیں۔ اِنسانیت کے حوالے سے اِسلام تمام اِمتیازات مٹا دیتا ہے۔ تمام اِنسان ایک آدم اور حوا کی اولاد ہیں اور کسی کو کسی پر کوئی بالادستی یا اِمتیازی حیثیت حاصل نہیں البتہ اللہ کے نزدیک بہتر وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

۶۔ تعلیم کا حق (Right to Education)

اِسلام تمام اِنسانوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیتا ہے اور حصولِ تعلیم پر بہت زور دیتا ہے۔ جنگِ بدر کے غیر مسلم قیدیوں کو اس بنیاد پر آزادی دی گئی کہ وہ مسلمانوں کے بچوں کو تعلیم دیں گے۔ اِسلام میں تعلیم حق بھی ہے اور بہت اہم فرض بھی۔ صرف مذہبی تعلیم نہیں بلکہ دُنیاوی بامقصد تعلیم حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔

۷۔ سیاسی حقوق (Political Rights)

مذہب اِسلام میں شہریوں کو کئی ایک سیاسی حقوق حاصل ہیں۔ اِنکو حکومتی معاملات میں مکمل شرکت کا حق حاصل ہے۔ تمام حکومتی معاملات چلانے کیلئے حکومت کو عوامی نمائندوں کے منتخب ارکان شوریٰ کے مشوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام افراد کو تنقید کا بھرپور اور عملی حق دیتا ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں

NOT FOR SALE

شہریوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی کہ وہ خلفاء کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور اُن پر اِصلاحی انداز میں تنقید کرنے کا حق ادا کریں۔

۸۔ ملکیت کا حق (Right to Property)

اسلام میں شہریوں کو ذاتی ملکیت اور جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اِسلام دولت کے ارتکاز کا تدارک کرتا ہے اور اس طرح حد سے زیادہ ملکیت کے حق کو کنٹرول کرتا ہے۔ اِسلام کا اِقتصادی نظریہ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام کے درمیان ایک معتدل نظام ہے۔ ہر فرد کو جائز اور اخلاقی دائروں کے اندر ملکیت رکھنے کا حق حاصل ہے۔ اِس حوالے سے اِسلام وراثت کے قانون پر بہت زور دیتا ہے۔

۹۔ خواتین کے حقوق (Woman Rights)

اِسلام خواتین کے حقوق کی خصوصی تاکید کرتا ہے۔ خواتین قابلِ اِحترام ہیں۔ شوہروں کا فرض ہے کہ بیویوں کو کھانا کھلائے، کپڑے کا اِنتظام کرے، اِسے تعلیم دلائے، اِس کی صحت کا خیال رکھے اور اِن سے حُسنِ سلوک سے پیش آئے۔ خواتین کی عزت کا خیال رکھنا مرد کی اہم ذمہ داری ہے۔ اِسلام میں عورتوں کے لئے وراثت میں باقاعدہ حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ مردوں کی طرح خواتین کو بھی ملکیت رکھنے کا حق ہے۔ اِسلامی معاشرہ میں خواتین کے لئے نہ صرف حقوق کا تعین کیا گیا ہے بلکہ اِس کا عملی مظاہرہ بھی کیا گیا ہے۔ اِسلام میں خواتین کے حقوق مغربی تصورِ حقوقِ نسواں سے مختلف ہیں۔

۱۰۔ غُلاموں کے حقوق (Slaves' Rights)

حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ اور خطبۃ الوداع میں خصوصاً غُلاموں کے حقوق پر زور دیا۔ حضور ﷺ نے اِس موقع پر اپنا غُلام آزاد کیا اور مسلمانوں کو غُلاموں سے حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی ہدایت کی۔ غُلاموں کو آزاد کرانے پر بہت زیادہ ثواب ملنے کا اِشارہ دیا۔ حضور ﷺ نے غلامی خاتمے کیلئے مختلف اقدامات اٹھائے جن کی وجہ سے آخر کار غلامی کا خاتمہ ممکن ہو سکا۔

NOT FOR SALE

۱۱۔ متفرقہ (Miscellaneous):

اِسلام میں کئی مخصوص قسم کے افراد کو خصوصی حقوق دیئے گئے ہیں مثال کے طور پر غُرباء، مساکین، محتاجوں، مسافروں، بیواوں، یتیموں، بوڑھوں، بچوں، اور اساتذہ کے حقوق۔ اِس کے علاوہ افراد کو کئی سماجی حقوق حاصل ہیں مثلاً شادی کا حق، حرکت اور رہائش کا حق، رشتے قائم کرنے کا حق وغیرہ۔ اسلامی اقدار کی روشنی میں بڑوں، بزرگوں اور بچوں کے مراتب کے لحاظ سے تمام کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے حقوق کا عالمی منشور اور موازنہ (1948)
(Universal Charter of Human Rights)

۱۹۴۶ء میں جب اِقتصادی اور دیگر اِجتماعی مسائل پر اقوامِ متحدہ کا اِجلاس طلب کیا گیا تو اِس کے پہلے اِجلاس میں اِنسانی حقوق کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دینے کے لئے ایک قرارداد پاس کی گئی۔ اِس کمیٹی نے ایک مسودہ تیار کیا۔ دُنیا بھر کے اِنسانوں کیلئے بنیادی حقوق کا منشور اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو منظور کیا۔ اِس منشور کی کُل تیس دفعات ہیں اور اِس کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

۱۔ تمام اِنسان پیدائشی طور پر مساوی حیثیت کے حامل ہیں۔ آزاد، باوقار اور باعزت ہوتے ہیں اِن کیلئے ضروری ہے کہ باہمی اخوت کیساتھ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔

اِسلام اور پاکستان کے دستور کے مطابق یہی حقوق دیئے گئے ہیں۔ اِنسانی مساوات پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام میں تو اخوت پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۲۔ ہر فرد کی آزادی اور جان و مال کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ دُنیا بھر کے اِنسان بلا کسی اِمتیاز کے اِس اِعلان شدہ حقوق و آزادیوں سے استفادہ کر سکیں گے۔

اِسلام اور پاکستان کے دستور کے مطابق اِنسانی آزادی اور جان و مال کے تحفظ کے حقوق دیئے گئے

NOT FOR SALE

ہیں۔ اِسلام میں کسی کو ناحق قتل نہیں کیا جاسکتا۔

۳۔ ریاستوں کے ہر شہری کے حقوق کو مساوی انداز میں قانون کا تحفظ حاصل ہوگا۔ ہر اِنسان اپنی زندگی، آزادی اور شخصی سلامتی کا حق رکھتا ہے۔

اِسلامی ریاست اور آئین پاکستان ہر شہری کو بلا کسی اِمتیاز کے قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بار بار اِنسانی زندگی کے اِحترام اور اِنسانی وقار کی تاکید کی گئی ہے۔

۴۔ کسی بھی فرد کو بلا قانونی جواز کے گرفتار، قید یا جلاوطن نہیں کیا جا سکتا۔ کسی شخص کو غُلام بنانا جائز نہیں۔ غُلاموں کی تجارت منع ہے۔

اِسلام اور پاکستان کے دستور کے مطابق غلامی پر پابندی ہے۔ دستور میں اِنسانی اِستحصال اور غلامی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اِسلام نے مرحلہ وار غلامی کی حوصلہ شکنی کی اور حضور ﷺ نے تمام مسلمانوں کو غلاموں کے ساتھ برابری اور جائز رویئے کی تاکید کی۔ آپ ﷺ نے اپنا غلام آزاد کیا۔

۵۔ غیر اِنسانی سزا دینے اور جسمانی و ذہنی اذیت کو غیر قانونی سزائیں قرار دیا گیا ہے۔

اِسلام میں تو فصلوں اور جانوروں کو بھی اذیت سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

۶۔ منشور کے دفعہ ۱۸ کے مطابق دُنیا کے ہر فرد کو کوئی بھی عقیدہ یا مذہب اِختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

پاکستان میں ہر شہری کو اُس کے مذہبی اِداروں کو اور تعلیمی اِداروں کو مکمل تحفظ حاصل ہے۔ اِسلام میں بھی مذہبی آزادی نہ صرف دی گئی ہے بلکہ خلفائے راشدین کے دور میں اِس کا عملی مظاہرہ بھی کیا گیا ہے۔

۷۔ ہر فرد کو خلوت کا حق حاصل ہے اور اِس کی ذاتی زندگی میں کسی کو مداخلت کا اِختیار حاصل نہیں ہے۔

اِسلام میں کسی کی ذاتی زندگی یا خلوت میں مداخلت نہ کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی کے دروازے پر تین دفعہ آواز دیں اگر کوئی جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔ پاکستان کے دستور میں خلوت کا حق بھی دیا گیا ہے۔

۸۔ تمام شہریوں کو رائے کے اِظہار کا مکمل حق حاصل ہوگا۔

NOT FOR SALE

دستورِ پاکستان میں نہ صرف رائے کے اِظہار کی آزادی دی گئی ہے بلکہ تنقید کا حق بھی دیا گیا ہے۔ اِسلام میں تو ہر فرد کو حق حاصل ہے کہ حاکم کے خلاف بھی رائے کا اِظہار کر سکتا ہے۔ ظلم کے خلاف ہاتھ اور زبان کے اِستعمال کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی ریاست کے شہریوں کو اپنے ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر آزاد نقل وحرکت اور رہائش کا اِختیار حاصل ہوگا۔

دستورِ پاکستان میں اِس حق کو واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِسلام میں بھی ایسی پابندی نہیں ہے۔

۱۰۔ تمام اِنسانوں کو شادی بیاہ کے حوالے سے آزادی حاصل ہوگی۔

اِسلام میں تو شادی ایک مذہبی فریضہ ہے اور یہ ثواب کا کام ہے۔

۱۱۔ ہر فرد کو پُر امن اِجتماع اور تنظیم سازی کا اِختیار حاصل ہوگا۔

دستور میں آئینی دفعات کے ذریعے پاکستانیوں کو یہ حقوق حاصل ہیں۔

۱۲۔ دُنیا کی ہر ریاست میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اِنتخابات منعقد کیے جائیں گے۔

پاکستان کے آئین میں بھی یہ حق دیا گیا ہے۔

۱۳۔ ہر فرد کو مفت اور لازمی بنیادی تعلیم دی جائے گی۔

پاکستان کے دستور میں تعلیم حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اِسلام میں قرآنی احکامات اور احادیث نبوی ﷺ کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وزن کی ذمہ داری ہے۔ یہ تعلیم دینی اور دُنیاوی دونوں قسم کی ہے۔

۱۴۔ کسی کو بلاوجہ قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور کسی ملک میں پیدا ہونے والے ہر فرد کو اپنے ملک کی شہریت حاصل ہوگی۔

یہی حق پاکستان کے شہریوں کو بھی حاصل ہے اور اِسلامی ریاست میں بھی شہریوں کو یہی سہولت حاصل ہے۔

NOT FOR SALE

۱۵۔ دُنیا بھر میں اِنسانی عصمت کی خرید وفروخت پر مکمل پابندی ہوگی۔

اِسلام میں تو اِنسانی وقار پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ پاکستان میں بھی ایسی غیر اِنسانی سرگرمیاں خلافِ قانون ہیں۔

۱۶۔ تمام افراد کو معاشرتی تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

پاکستان کے آئین میں خاندانی زندگی، خلوت اور سماجی ترقی کے حقوق دیئے گئے ہیں۔

۱۷۔ دُنیا کے تمام افراد کو اپنی قوم کی تہذیبی زندگی میں حصہ لینے اور اسے ترقی دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

پاکستان میں ہر فرد کو تہذیبی ترقی کے لئے کوئی بھی پیشہ اِختیار کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ زبان وادب کی ترقی کے لئے کوششوں کا اِختیار بھی دیا گیا ہے۔ اِسلام میں بھی اجتماعی ترقی کے لئے کوششوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

۱۸۔ زچہ و بچہ کو خصوصی توجہ اور اِمداد دی جائیگی۔

دستورِ پاکستان میں بچوں سے مشقت لینے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اِسلام میں بچوں سے پیار اور شفقت کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حضور ﷺ نے بچوں سے پیار کا عملی مظاہرہ کیا۔

۱۹۔ ہر ملک میں رائے عامہ کا احترام کیا جائیگا۔

پاکستان میں عوام کی رائے جمہوری نظام کی بنیاد ہے۔ اِسلام میں ہر فرد کو اپنا موقف بیان کرنے اور حق نہ چھپانے کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۰۔ کسی ملک کے ہر شہری کو بلا اِمتیاز قانون کی روشنی میں سرکاری عہدوں پر تقرری کا حق حاصل ہوگا۔ اِن کے اوقاتِ کار مقرر کیے جائینگے۔ اِنکے لئے چھٹیوں کا مناسب اِنتظام کیا جائے گا اور اِن کو بڑھاپے کے اِخراجات یا سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔

پاکستانی آئین کے مطابق یہی حقوق پاکستانی شہریوں کو حاصل ہیں۔ اِسلام میں بھی میرٹ کی بنیاد پر کسی بھی شہری کو اعلیٰ ترین مقام اور عہدے پر پہنچنے کا اِختیار حاصل ہے۔ اِسلام میں تو وراثتی بادشاہت کی بھی

NOT FOR SALE

ممانعت کی گئی ہے۔

۲۱۔ کسی بھی ریاست میں ہر فرد کو آئین کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے حکومت پر تنقید کا اختیار حاصل ہوگا۔

آئینِ پاکستان میں باقاعدہ طور پر حکومت پر تنقید کا حق دیا گیا ہے۔ اسلام میں آپ ﷺ اور خلفائے راشدین نے تنقید کے عملی نمونے پیش کئے۔ اسلام میں ہر ظالم حاکم کے خلاف آواز اُٹھانے کی آزادی دی گئی ہے۔

۲۲۔ تمام اِنسانوں کو آرام اور تفریح کا حق حاصل ہوگا۔

پاکستان میں قانونی طور پر شہریوں کو آرام و تفریح کے مقامات اور سہولیات تک رسائی کا حق دیا گیا ہے۔ اِسلام میں جائز سیر و تفریح کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۳۔ ہر شخص کو یہ اِختیار ہے کہ ملکی معاملات میں قانون کے مطابق حصہ لے سکیں۔

پاکستان کے آئین میں ہر فرد کو متعدد سیاسی حقوق دیئے گئے ہیں اور آئین کی بنیاد جمہوریت پر ہے۔

۲۴۔ کسی بھی فرد کو ذاتی حیثیت میں یا دوسرے افراد سے مل کر جائیداد یا ملکیت رکھنے کا اِختیار حاصل ہوگا۔ کسی کو بلا وجہ حق جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان میں ملکیت یا جائیداد کا نہ صرف حق دیا گیا ہے بلکہ اِس کے تحفظ کی ذمہ داری بھی دی گئی ہے۔ اِسلام نے بھی یہ حق دیا ہے۔

۲۵۔ کسی بھی شہری کو اپنے ملک سے دوسرے ملک میں جانے اور واپس آنے کا حق حاصل ہوگا۔

پاکستانی قانون کے مطابق کئی جائز شرائط کی تکمیل کے بعد شہریوں کو یہ حق حاصل ہے۔ اِسلام میں بھی ایسی روایات موجود ہیں جب شہری سرزمین حجاز سے گرد و نواح کے ممالک میں تجارت کے لئے آتے جاتے تھے۔

۲۶۔ ہر فرد کو عدالت میں اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا پورا اِختیار حاصل ہوگا۔

پاکستان میں آئین کے مطابق یہ حق دیا گیا ہے اور اٹھارویں آئینی ترمیم کے ذریعے اِسے مزید مضبوط بنایا گیا ہے۔

۲۷۔ کسی بھی شہری کو دوسرے ممالک میں سیاسی پناہ لینے کا حق حاصل ہوگا۔

NOT FOR SALE

پاکستان میں قانون کے مطابق شہریوں کو یہ اختیار حاصل ہے۔

اقوامِ متحدہ کے تمام رُکن ممالک کو اِس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے ممالک میں، اِن حقوق کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی کریں اور اسے تحفظ فراہم کریں۔

اِعلامیہ اور کنونشن میں فرق
(Difference Between Declaration and Convention)

حقوق کا اِعلامیہ:

حکومت کی طرف سے اِنسانی حقوق کے حوالے سے سرکاری بیان یا اِعلان کو حقوق کا اِعلامیہ کہا جاتا ہے۔ جب حکومت کسی معاملے کے بارے میں رسمی طور پر اِعلان کرتی ہے تو اِسے قانونی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر مگنا کارٹا اُس اِعلامیئے کا نام ہے جس میں برطانیہ کے بادشاہ نے 1215ء میں کئی عوامی حقوق کا اِعلان کیا تھا۔ اِس طرح فرانس کی اِنقلابی قومی اِسمبلی نے ۲۶ اگست ۱۷۸۹ء کو شہریوں کے حقوق کا اِعلامیہ جاری کیا تھا۔ امریکہ میں ورجینیا کی حکومت نے ۱۲ جون ۱۷۷۶ء میں اِنسانی حقوق کا اِعلامیہ جاری کیا۔ اقوامِ متحدہ نے بھی 10 دسمبر 1948ء کو اِنسانی حقوق کے عالمی منشور کا اِعلامیہ جاری کیا۔

کنونشن:

کنونشن عالمی سطح پر گروہوں، حکومتوں یا ریاستوں کے درمیان معاہدہ ہوتا ہے۔ اِنسانی حقوق کے حوالے سے عالمی سطح پر کئی کنونشن موجود ہیں۔ یورپی ممالک نے 1950ء میں اِنسانی حقوق کا کنونشن منظور کیا۔ اِس کنونشن پر تقریباً پچیس یورپی ممالک نے دستخط کیے۔ اِس کنونشن میں اِنسانوں کے شخصی اور سیاسی حقوق پر زور دیا گیا ہے اور کئی حقوق کے تحفظ کے لئے رکن ممالک کو پابند بنا دیا گیا ہے۔ یونیسیف نے بھی بچوں کے حقوق کے حوالے سے ایک کنونشن منظور کیا ہے۔ اِس طرح معذور افراد کے لئے بھی ایک عالمی کنونشن موجود ہے۔

انسانی حقوق ۔ ناقابلِ تقسیم، باہمی اِنحصار و تعلق

(Human Rights - Indivisible and Mutually Depenedent and interrelated)

اِنسانی حقوق کے چند اہم ترین خصوصیات میں اِن کا ناقابلِ تقسیم ہونا اور اِن کے درمیان باہمی اِنحصار اور باہمی تعلق ہیں۔ حقوق ایک جسم کی مانند ہیں۔ جس طرح اِنسانی جسم کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا اِسی طرح اِنسانی حقوق کو بھی تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ جسم کی تقسیم سے موت واقع ہو جاتی ہے اور حقوق کی تقسیم سے باقی ماندہ حقوق بھی بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اِنسانی حقوق کو تین بنیادی گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی شخصی حقوق، اِقتصادی حقوق اور سیاسی حقوق۔ اب اگر شہریوں کو شخصی اور سیاسی حقوق دیئے جائیں اور اِقتصادی حقوق نہ دیئے جائیں تو دیگر حقوق بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔ ایک شہری کو تعلیم حاصل کرنے، عزت واحترام سے رہنے اور خاندانی زندگی کے حقوق تو حاصل ہیں لیکن اِن حقوق کے حصول کے لئے معاشی وسائل و تحفظ کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اگر شہریوں کو اِقتصادی حقوق اور معاشرتی یا شخصی حقوق حاصل ہوں لیکن سیاسی حقوق نہ ہوں تو زندگی میں مایوسی پیدا ہوتی ہے کیونکہ شہری شخصی اور اِقتصادی طور پر تو مطمئن ہوتے ہیں لیکن ملکی امور میں اُن کا کردار نہیں ہوتا تو وہ مایوسی اور محرومیت کا شکار ہوتے ہیں۔ اِس طرح اگر افراد کو سیاسی و معاشی حقوق حاصل ہوں لیکن شخصی حقوق نہ ہوں تو دیگر حقوق بے معنی۔ مثال کے طور پر لوگوں کو ملک کے سیاسی اُمور میں شرکت کے مواقع میسر ہوں اور اُن کو روزگار اور ملکیت وغیرہ کے حقوق بھی حاصل ہوں تو وہ اِس لیے بے معنی ہیں کہ اُن کو زندگی، عزت، وقار، خاندان اور نقل و حرکت کے حقوق حاصل نہیں۔

حقوق اندرونی طور پر بھی باہمی طور پر منحصر اور مربوط ہوتے ہیں۔ مثلاً سیاسی حقوق میں ایک شہری کو ووٹ، سیاسی جماعت اور تنظیم سازی کے حقوق تو حاصل ہیں لیکن انہیں تنقید، اظہارِ رائے اِنتخاب میں بطورِ اُمیدوار حصہ لینے کے حقوق حاصل نہیں تو دیگر حقوق بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ایسی بے شمار مثالیں ہیں جو تمام اِنسانی حقوق کے باہمی اِنحصار و تعلق کو واضح کر سکتی ہیں۔ تمام حقوق مربوط ہوتے ہیں۔ یہ ناقابلِ تقسیم ہیں، باہمی طور پر ایک دوسرے پر اِنحصار کرتے ہیں اور اِن کا جدا کرنا اِن کی نفی ہے۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

ا۔ خلفائے راشدین نے اِنسانی حقوق کے۔۔۔۔۔۔۔کو عملی جامہ پہنایا۔

۲۔ کسی فرد کو قانونی جواز کے بغیر۔۔۔۔۔۔۔نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ ووٹ قومی۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

۴۔ اِسلام میں اقلیتوں کو۔۔۔۔۔۔۔تحفظ حاصل ہے۔

۵۔ مردوں کی طرح خواتین کو بھی ملکیت رکھنے کا۔۔۔۔۔۔۔حاصل ہے۔

2۔ درجہ ذیل سوالات کا موزوں جواب یعنی ا، ب، ج یا د منتخب کر کے ہر سوال کے سامنے دیئے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

ا۔ حضور ﷺ نے اِنسانی حقوق کا۔۔۔۔۔۔۔پیش کیا۔ ☐

(ا) عالمی منشور (ب) اسلامی منشور (ج) عربی منشور (د) انسانی منشور

۲۔ تعلیم حق بھی ہے اور بہت اہم۔۔۔۔۔۔۔بھی ہے۔ ☐

(ا) فرض (ب) طلب (ج) خواہش (د) دانائی

۳۔ 1948ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کیا چیز منظور کی۔ ☐

(ا) حقوق کا منشور (ب) اوقات کار (ج) مراعات (د) ووٹ کا حق

۴۔ دستور میں اِنسانی اِستحصال اور۔۔۔۔۔۔۔پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ ☐

(ا) غلامی (ب) بے عزتی (ج) خرید و فروخت (د) ملازمت

NOT FOR SALE

۵۔ فرانس کی اِنقلابی قومی اسمبلی نے ۲۶ اگست ۱۷۸۹ء میں شہریوں کے ۔۔۔۔۔۔۔ کا اِعلامیہ جاری کیا تھا۔

(ا) حقوق (ب) فرائض (ج) ملازمت (د) تنخواہوں

3۔ کالم ملائیں

کالم۔الف	کالم۔ب
خطبۃ	حقوق
مذہبی	نظریات
سماجی	الوداع
صحت مند	بُرائی
فطری	تہوار
اِشتراکی	مقابلہ

4۔ دیے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں:

۱۔ فرائض کے بعد حقوق آتے ہیں۔	صحیح۔غلط
۲۔ اِنسانی حقوق کا فرانسیسی اِعلامیہ 1789ء میں پیش کیا گیا۔	صحیح۔غلط
۳۔ ریاست ہر شخص کی عزت و شہرت کا محافظ نہیں۔	صحیح۔غلط
۴۔ جمہوریت میں جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی ہوتی ہے۔	صحیح۔غلط
۵۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان میثاقِ مدینہ کے نام سے معاہدہ کیا گیا۔	صحیح۔غلط
۶۔ بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق گوئی ہے۔	صحیح۔غلط
۷۔ اسلام اور مغربی تصورِ حقوقِ نسواں میں یکسانیت ہے۔	صحیح۔غلط
۸۔ مگنا کارٹا فرانس کے بادشاہ نے 1215ء میں پیش کیا۔	صحیح۔غلط

NOT FOR SALE

5۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

۱۔ آزادی اور حرکت کا حق کیوں مشروط ہے؟

۲۔ میثاقِ مدینہ کب، کہاں اور کس کے درمیان ہوا؟

۳۔ اِسلام کا ہمسایہ اور اقلیتوں کے اِحترام کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۴۔ اِنسانی حقوق کا عالمی منشور کب اور کس نے منظور کیا اور اس کی کل دفعات کتنی ہیں؟

۵۔ اِعلامیہ اور کنونشن میں کیا فرق ہے؟

6۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات قلم بند کریں:

۱۔ حق کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام بیان کریں؟

۲۔ اِسلام میں بنیادی اِنسانی حقوق پر تفصیلی بحث کیجئے؟

۳۔ اِنسانی حقوق کے عالمی منشور کے اہم نکات کیا ہیں۔ نیز اِسلام میں حقوق اور پاکستان میں دیئے گئے حقوق کا ان سے موازنہ بھی پیش کریں؟

۴۔ کیا اِنسانی حقوق باہمی اِنحصار رکھتے ہیں۔ تفصیل سے اور مثالوں کے ساتھ جواب دیجئے؟

عملی سرگرمیاں:

سرگرمی نمبر۱: کلاس میں اِنسانی حقوق پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کریں۔

سرگرمی نمبر۲: اِسلام میں اِنسانی حقوق پر تقریری مقابلہ کریں۔

سرگرمی نمبر۳: اِنسانی حقوق کے عالمی منشور میں دیئے گئے حقوق کے اہم نکات پر مشتمل خوبصورت چارٹ بنائیں۔

NOT FOR SALE